روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ 25۔اکتوبر 2014ء 29ذوالحج 1435ہجری 25۔اخاء 1393ہش جلد 64-99 نمبر 242

صلہ رحمی کا حکم

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اورقرابت دارکواس کاحق دے۔ (بنی اسرائیل:27)

اور جب ہم نے بنی اسرائیل کا میثاق (اُن سے) لیا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کروگے اور والدین سے احسان کا سلوک کروگے اور قریبی رشتہ داروں سے اور یتیموں سے اور مسکینوں سے بھی۔ (البقرۃ:84)

اور اللہ سے ڈرو جس کے نام کے واسطے دے کر تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رحموں (کے تقاضوں) کا بھی خیال رکھو۔ (النساء:2)

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں اقارب کی خدمت کا ذکر تھا تو آپ نے فرمایا بہترین نیکی یہ ہے کہ انسان اپنے باپ کی دوستیوں کا بھی خیال رکھے۔ یہ بات آپ نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے کہی تھی اور اس پر اُنہوں نے ایسا عمل کیا کہ ایک دفعہ وہ حج کے لئے جارہے تھے کہ رستہ میں ایک شخص اُن کو نظر آیا۔ آپ نے اپنی سواری کا گدھا اُس کو دے دیا اور اپنے سر کا خوبصورت عمامہ بھی اُس کو عطا کردیا۔ اُن کے ساتھیوں نے اُنہیں کہا کہ آپ نے یہ کیا کام کیا ہے؟ یہ تو اعرابی لوگ ہیں بہت تھوڑی سی چیز اِن کو دے دی جائے تو خوش ہوجاتے ہیں۔ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا۔ اِس شخص کا باپ حضرت عمرؓ کا دوست تھا اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے نیکی کا اعلیٰ درجے کا مظاہرہ یہ ہے کہ انسان اپنے باپ کے دوستوں کا بھی خیال رکھے۔

(مسلم کتاب البر والصلة والادب باب فضل صلة اصدقاء الاب (الخ)

آپ ہمیشہ اپنے اِردگرد نیک لوگوں کے رہنے کو پسند کرتے تھے اور اگر کسی میں کمزوری ہوتی تھی تو اُسے عمدگی کے ساتھ اور پردہ پوشی کے ساتھ نصیحت فرماتے تھے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے، نیک دوست اور نیک مجلسی اور بد دوست اور بد مجلسی کی مثال ایسی ہی ہے جیسے ایک شخص مشک لئے پھر رہا ہو، مشک اُٹھانے والا اُس کو کھائے گا تب بھی فائدہ اُٹھائے گا اور رکھ چھوڑے گا تب بھی خوشبو حاصل کرے گا۔ اور جس کے ہم مجلس بد ہوں اُن کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی بھٹی کی آگ میں پھونکیں مارتا ہے۔ وہ اتنی ہی اُمید رکھ سکتا ہے کہ کوئی چنگاری اُڑ کر اُس کے کپڑوں کو جلا دے یا کوئلوں کی بدبو سے اُس کا دماغ خراب ہوجائے۔ (مسلم کتاب البر والصلة باب استحباب مجالسة الصالحين (الخ)

آپؐ اپنے صحابہؓ کو بار بار فرمایا کرتے تھے کہ انسان کے اخلاق ویسے ہی ہوجاتے ہیں جیسی مجلس میں وہ بیٹھتا ہے اس لئے نیک صحبت اختیار کیا کرو۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کا بہت خیال رکھتے تھے کہ کسی شخص کو ٹھوکر نہ لگے۔ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تھے کہ آپ کی ایک بیوی صفیہؓ بنت حیی آپ سے ملنے آئیں۔ باتیں کرتے کرتے دیر ہوگئی تو آپ نے مناسب سمجھا کہ اُن کو گھر تک پہنچا آئیں۔ جب آپ اُن کو گھر چھوڑنے کے لئے جارہے تھے تو راستہ میں دو شخص ملے، جن کے متعلق آپ کو شبہ تھا کہ شاید اُن کے دل میں کوئی وسوسہ پیدا نہ ہو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی عورت کے ساتھ رات کے وقت کہاں جارہے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو ٹھہرالیا اور فرمایا۔ دیکھو! یہ میری بیوی صفیہ ہیں۔ اُنہوں نے کہا یَارَسُوْلَ اللّٰہ! ہمیں آپ پر بدظنی کا خیال پیدا ہی کس طرح ہوسکتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ شیطان انسان کے خون میں پھرتا ہے میں ڈرا کہ تمہارے ایمان کو ضعف نہ پہنچ جائے۔ (بخاری کتاب الاعتکاف باب هل يخرج المعتكف لحوائجه (الخ)

(دیباچہ تفسیر القرآن انوارالعلوم جلد20 صفحہ 412)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ کا وقت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے براہ راست خطبہ جمعہ کا وقت برطانیہ میں اوقات کی تبدیلی کی وجہ سے پاکستانی وقت کے مطابق آئندہ سے شام 6 بجے ہوگا۔ احباب جماعت نوٹ فرمالیں اور زیادہ سے زیادہ اس روحانی مائدہ سے فیضیاب ہوں۔

تحریک جدید کے مالی سال کا اختتام

۞ جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ 31/اکتوبر 2014ء کو تحریک جدید کا مالی سال اپنے اختتام کو پہنچے گا۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد اپنے وعدوں کی ادائیگی کر کے ممنون فرمائیں ۔ نیز احباب جماعت جماعتی عہدیداران سے تعاون کرتے ہوئے مرکزی ٹارگٹ کو پورا کرنے میں بھی اپنا حصہ ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ضرورت کارکنان

۞ دفاتر وقف جدید میں محررین/ کارکنان درجہ دوم کی ضرورت ہے۔ کم از کم انٹرمیڈیٹ پاس ایسے امیدواران جو خدمت دین کا جذبہ رکھتے ہوں، اپنی درخواستیں مکمل تعلیمی اسناد کی نقل، ایک عدد پاسپورٹ سائز تصویر اور صدر صاحب جماعت/امیر صاحب کی سفارش کے ساتھ مورخہ 10 نومبر 2014ء تک نظامت دیوان وقف جدید ربوہ کو بھجوائیں۔ امیدوار کا خوشخط ہونا اور کمپیوٹر جاننا ضروری ہے۔

(ناظم دیوان وقف جدید ربوہ)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال وجواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

خطبہ جمعہ 19 ستمبر 2014ء

س: عمل صالح کسے کہتے ہیں؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں ’’قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ساتھ عمل صالح بھی رکھا ہے۔عمل صالح اسے کہتے ہیں جس میں ایک ذرہ بھر فساد نہ ہو۔یادرکھو کہ انسان کے عمل پر ہمیشہ چور پڑا کرتے ہیں۔وہ کیا ہیں ریا کاری (یعنی کہ جب انسان دکھاوے کے لئے ایک عمل کرتا ہے۔) عُجب (یہ کہ وہ عمل کر کے اپنے نفس میں خوش ہوتا ہے۔ یعنی ایسی خوشی جو خود پسندی کی ہو) اور قسم قسم کی بدکاریاں اور گناہ جو اس سے صادر ہوتے ہیں ان سے اعمال باطل ہو جاتے ہیں۔عمل صالح وہ ہے جس میں ظلم، عجب ریاء، تکبر اور حقوق انسانی کے تلف کرنے کا خیال تک نہ ہو۔‘‘

(ملفوظات جلد2 صفحہ 576)

س: عمل صالح کی اہمیت بیان کریں؟

ج: فرمایا! عمل صالح کی اہمیت دنیا میں بھی ہے اور آخرت میں بھی۔جس طرح ہم عمل صالح یہاں جو بجا لاتے ہیں۔ان کا حساب آخرت میں ہوگا۔ یہاں کے عمل جو ہیں وہ آخرت میں انسان کی جزا سزا کا ذریعہ بنیں گے۔اور پھر یہ بھی مطلب ہے اس کا کہ عمل صالح اگر ہوں تو اس دنیا کو بھی اس دنیا کی زندگی کو بھی جنت بنا دیتے ہیں۔فرمایا’’ اگر ایک آدمی بھی گھر میں عمل صالح والا ہو تو سب گھر بچا رہتا ہے۔سمجھ لو کہ جب تک تم میں عمل صالح نہ ہو صرف ماننا فائدہ نہیں کرتا‘‘۔

(ملفوظات جلد2 صفحہ 577)

س: حضور انور نے ایمان کی کیا وضاحت بیان فرمائی؟

ج: فرمایا! ایمان ایک درخت کی طرح ہے اور اعلیٰ سے اعلیٰ درخت کو بھی فائدہ مند بنانے کیلئے اس کا خیال رکھنا پڑتا ہے تبھی درخت فائدہ مند ہوتا ہے تبھی زندہ رہتا ہے جب اس کا خیال رکھا جائے۔اس کی طرف توجہ دینی پڑتی ہے۔اسی طرح ایمان کو بھی کامل کرنے کے لئے اعمال کی ضرورت ہے اور اپنے ایمان کی اعمال کے ذریعہ سے غور و پرداخت کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ اس کے بغیر باوجود ایمان کے یا ایمان کا دعویٰ کرنے کے انسان مؤمن نہیں کہلا سکتا۔بغیر عمل کے ایمان ایسا درخت ہے جس کی خوبصورت سرسبز شاخیں کاٹ کر اسے بدشکل بنا دیا گیا ہو۔یا جس کے پھلوں کو ضائع کر دیا گیا ہو۔ جس کی سایہ دار شاخوں سے خدا تعالیٰ کی مخلوق کو محروم کر دیا ہو۔

س: دین کے حسن کا ذکر کن الفاظ میں بیان ہوا ہے؟

ج: فرمایا! وہ دین جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے اس نے تو دشمنوں کو بھی اپنی طرف کھینچ کر نہ صرف دوست بنا لیا تھا بلکہ شدید محبت میں گرفتار کر لیا تھا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا یہ اثر تھا کہ جب مسلمان حکومت ایک موقع پر یہ سمجھی کہ اس وقت رومی حکومت کا مقابلہ مشکل ہے اور وہ قابض علاقہ جس میں عیسائی اور یہودی اکثریت تھی اسے چھوڑنے کا فیصلہ کیا مسلمانوں نے تو عیسائی اور یہودی سب نے مل کر مسلمانوں کی فوج کو روتے ہوئے رخصت کیا اور کہا کہ ہم دعا کرتے ہیں کہ تم دوبارہ اس علاقے پر قابض ہو جاؤ تا کہ تمہارے شجر سایہ دار اور پھل دار سے ہم ہمیشہ فیض پاتے رہیں۔جو سہولتیں تم نے ہمیں مہیا کی ہیں وہ تو ہماری ساری حکومتیں بھی ہمیں مہیا نہیں کر سکیں۔

س: حضور انور نے جماعت احمدیہ کو کس درخت کے ساتھ تشبیہ دی ہے؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود کی جماعت ہی وہ خدا تعالیٰ کا لگایا ہوا درخت ہے جس کی جڑیں مضبوط ہیں اور شاخیں بھی سرسبز خوبصورت اور پھل دار ہیں جو دنیا کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔اور یہ سب کچھ اس لئے ہے کہ حضرت مسیح موعود نے ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر چلنے کی طرف ترغیب دلائی، زور دیا اور توجہ دلائی۔اس کی اہمیت واضح کی۔ پس یہ جماعت احمدیہ ہی ہے جس کی جڑیں بھی مضبوط ہیں اور شاخیں بھی سرسبز وخوبصورت ہیں اور پھل دار ہیں جو دنیا کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔

س: افریقہ میں ایک بیت الذکر کی افتتاحی تقریب میں ایک عیسائی چیف نے کن جذبات کا اظہار کیا؟

ج: فرمایا! افریقہ میں ایک جگہ ایک بیت الذکر کا افتتاح ہو رہا تھا۔وہاں عیسائی چیف کہنے لگے کہ میں تم لوگوں کی محبت میں نہیں آیا یہاں۔ میں تو صرف یہ دیکھنے آیا تھا کہ اس زمانے میں یہ کون ہیں جنہوں نے اپنی بیت الذکر کے افتتاح پر ایک عیسائی کو بھی بلایا۔ یہاں آکر یہ دیکھ کر مجھے اور بھی حیرت ہوئی کہ یہاں تو مختلف مذاہب کے لوگ جمع ہیں اور احمدی ایسے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کر رہے ہیں جس کی مثال نہیں۔میرے دین حق کے بارے تمام شکوک و شبہات دور ہو گئے۔آپ نے اس علاقے کو ایک نئی بیت الذکر نہیں دی بلکہ ہمیں ایک نئی زندگی دی ہے۔ زندگی کی اعلیٰ قدروں کے اسلوب سکھائے ہیں۔

س: حضور انور نے احباب جماعت کو کن فرائض کی طرف توجہ دلائی ہے؟

ج: فرمایا! ہر احمدی کا فرض ہے کہ ایمان کی مضبوطی کے ساتھ سرسبز شاخیں بن جائے۔ سرسبز شاخوں کے خوبصورت پتے بن جائے ان پر لگنے والے خوبصورت پھول اور پھل بن جائے۔ جو دنیا کو نہ صرف خوبصورت نظر آئے بلکہ فیض رساں بھی ہو۔

س: ہم احمدی ہونے کا حق کس وقت ادا کر سکتے ہیں؟

ج: فرمایا! ہم احمدی ہونے کا حق اس وقت ادا کر سکتے ہیں جب ہم اپنے اعمال صالحہ کی وجہ سے ہر طرف اعلیٰ اخلاق دکھانے کا مظاہرہ کرنے والے ہوں۔ ہر قسم کے فسادوں، جھگڑوں، چغلی خوری اور دوسروں کی تحقیر کرنے والے، رحم سے عاری ہونے، احسان کر کے پھر جتانے والے لوگوں میں شامل نہ ہوں بلکہ ان چیزوں سے بچنے والے ہوں اور اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرنے والے ہوں۔

س: اعمال صالحہ بجالانے والے مومنین کو اللہ تعالیٰ نے کن خوشخبریوں سے نوازا ہے؟

ج: فرمایا! ایمان لانے والے اور اعمال صالحہ کرنے والے ان کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی مغفرت، پاکیزہ رزق، خوف سے نجات، تسکین اور جنتوں میں اعلیٰ مقام پائیں گے اور ایسے ایسے بڑے اور احسن اجر ملیں گے جن کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے۔صرف ایمان کا دعویٰ احسن اجر کا حقدار نہیں ٹھہرا دیتا بلکہ اعمال صالحہ ہوں گے تو احسن اجر ملے گا۔

س: لفظ ودّ کے معنی بیان کریں؟

ج: فرمایا! ودّ کے معنی ہیں گہرا پیار اور تعلق۔ سطحی قسم کی محبت نہیں یا پیار نہیں۔ گہرا پیار اور تعلق۔ ایسا مضبوط تعلق جو کبھی کٹ نہ سکے۔ بلکہ اس طرح کا گہرا تعلق جس طرح کلا زمین پر گاڑ دیا جاتا ہے مضبوط ہو جاتا ہے۔اسی طرح وہ گاڑ دیا جائے گا۔ اس طرح یہ پیار دل میں گڑ جائے۔

س: حقیقی طور پر جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کے لئے کس چیز کو اپنا دستور العمل بنانا ضروری ہے؟

ج: فرمایا! ہماری جماعت میں وہی داخل ہوتا ہے جو ہماری تعلیم کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے اور اپنی ہمت اور کوشش کے موافق اس پر عمل کرتا ہے۔لیکن جو محض نام رکھ کر تعلیم کے موافق عمل نہیں کرتا وہ یاد رکھے کہ اس پر کوئی نہ کوئی وقت ایسا آ جائے گا کہ وہ الگ ہو جائے گا۔اس لئے جہاں تک ہو سکے اپنے اعمال کو اس تعلیم کے ماتحت کرو جو دی جاتی ہے۔

س: حضرت مسیح موعود نے اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنے کی کیا اہمیت و برکات بیان فرمائی ہیں؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ’’ہر شخص کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا خوف کرے اور اللہ تعالیٰ کا خوف اس کو بہت سی نیکیوں کا وارث بنائے گا جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے وہی اچھا ہے کیونکہ اس خوف کی وجہ سے اس کو ایک بصیرت ملتی ہے جس کے ذریعہ وہ گناہوں سے بچتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد3 صفحہ 629)

س: قول اور فعل میں مطابقت کے حوالہ سے حضرت مسیح موعود نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ’’ انسان سمجھتا ہے کہ نرا زبان سے کلمہ پڑھ لینا ہی کافی ہے یا نرا استغفر اللہ کہہ دینا ہی کافی ہے مگر یاد رکھو زبانی لاف وگزاف کافی نہیں ہے۔خواہ انسان زبان سے ہزار مرتبہ استغفر اللہ کہے یا سو مرتبہ تسبیح پڑھے اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا کیونکہ خدا نے انسان کو انسان بنایا ہے طوطا نہیں بنایا یہ طوطے کا کام ہے کہ وہ زبان سے تکرار کرتا رہے اور سمجھے خاک بھی نہیں۔ انسان کا کام تو یہ ہے کہ جو کچھ منہ سے کہتا ہے اس کو سوچ کر کہے اور پھر اس کے موافق عملدرآمد بھی کرے۔(جو کہہ رہے ہو اس کو سوچو اور پھر اس پر عمل بھی کرو) لیکن اگر طوطے کی طرح بولتا جاتا ہے تو یاد رکھو نری زبان سے کوئی برکت نہیں جب تک دل سے اس کے ساتھ نہ ہو اور اس کے موافق اعمال نہ ہوں وہ نری باتیں سمجھی جائیں گی جن میں کوئی خوبی اور برکت نہیں کیونکہ وہ نرا قول ہے خواہ قرآن شریف اور استغفار ہی کیوں نہ پڑھتا ہو۔خدا تعالیٰ اعمال چاہتا ہے اس لیے بار بار یہی حکم دیا کہ اعمال صالحہ کرو جب تک یہ نہ ہو خدا کے نزدیک نہیں جا سکتے۔بعض نادان کہتے ہیں کہ آج ہم نے دن بھر میں قرآن ختم کر لیا ہے لیکن کوئی ان سے پوچھے کہ اس سے کیا فائدہ ہوا؟ نری زبان سے تم نے کام لیا مگر باقی اعضاء کو بالکل چھوڑ دیا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تمام اعضاء اس لیے بنائے ہیں کہ ان سے کام لیا جاوے یہی وجہ ہے کہ حدیث میں آیا ہے کہ بعض لوگ قرآن کی تلاوت کرتے ہیں اور قرآن ان پر لعنت کرتا ہے کیونکہ ان کی تلاوت نرا قول ہی قول ہوتا ہے اور اس پر عمل نہیں ہوتا۔‘‘

(ملفوظات جلد3 صفحہ 611)

س: خدا تعالیٰ کے نزدیک قابل قدر ٹھہرنے کے لئے کیا چیز ضروری ہے؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ’’ اگر چاہتے ہو کہ خدا تعالیٰ تمہاری قدر کرے تو اس کے واسطے ضروری ہے کہ تم نیک بن جاؤ تا خدا تعالیٰ کے نزدیک قابل قدر ٹھہرو جو لوگ خدا سے ڈرتے ہیں اور اس کے حکموں کی پابندی کرتے ہیں وہ ان میں اور ان کے غیروں کے درمیان ایک فرقان رکھ دیتا ہے۔ یہی راز انسان کے برکت پانے کا ہے کہ وہ بدیوں سے بچتا رہے۔ایسا شخص جہاں رہے وہ قابل قدر ہوتا ہے کیونکہ اس سے نیکی پہنچتی ہے وہ غریبوں سے سلوک کرتا ہے، ہمسایوں پر رحم کرتا ہے، شرارت نہیں کرتا، جھوٹے مقدمات نہیں بناتا، جھوٹی گواہیاں نہیں دیتا بلکہ دل کو پاک کرتا ہے اور خدا کی طرف مشغول ہوتا ہے اور خدا کا ولی کہلاتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد3 صفحہ 612)

س: حضرت مسیح موعود نے اپنے ماننے والوں کو کن باتوں کے اختیار کرنے کی تاکید فرمائی؟

ج: آپ نے ایک بیعت کرنے والے کو فرمایا۔

آدمی کو بیعت کر کے صرف یہی نہ ماننا چاہئے......کہ یہ سلسلہ حق ہے اور اتنا ماننے سے اسے برکت

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ....مطبع: ضیاء الاسلام پریس ....مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

جلسہ سالانہ برطانیہ 2014ء کے انتظامات پر ایک نظر

اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی رہنمائی

اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان کے ساتھ جماعت احمدیہ برطانیہ کو مورخہ 29 تا 31۔اگست 2014ء بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار اپنے 48 ویں سہ روزہ جلسہ سالانہ کے انعقاد کی توفیق ملی۔محض دینی اغراض کی خاطر منعقد کیے جانے والا انگلستان میں اپنی نوعیت کا یہ سب سے بڑا جلسہ اپنی تمام تر عظیم الشان روایات کے ساتھ ذکرِ الٰہی، دعاؤں، اخوت و محبت اور خدا تعالیٰ کے حضور اظہارِ تشکر کے رُوح پرور ماحول میں ''حدیقۃ المہدی'' (آلٹن ہمپشائر) کے خوبصورت اور وسیع علاقہ میں بخیر و خوبی منعقد ہوا۔

208 ایکڑ رقبہ پر محیط انگلستان کی کاؤنٹی 'Hampshire' کے قصبہ آلٹن کے علاقہ میں واقع 'Oakland Farm' کو جماعت احمدیہ نے 2005ء میں خریدا تھا۔اس سرسبز و شاداب جگہ کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''حدیقۃ المہدی'' عطا فرمایا تھا۔سال 2006ء سے باقاعدہ یہاں جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کا انعقاد ہو رہا ہے جس میں تیس ہزار سے زائد احمدی و دیگر مہمانان شرکت کرتے ہیں۔اس وسیع رقبہ کا 95 فیصدی حصہ کھلے میدان کی صورت میں ہے۔ انگلستان کے موسم کے پیشِ نظر یہاں پر اتنے بڑے جلسے کے انتظامات کرنا گویا تیس ہزار افراد کے لئے ایک عارضی شہر کو بسانے کے مترادف ہے۔ چنانچہ ہزاروں کی تعداد میں احمدی رضا کاران جلسہ کے مقررہ دنوں سے بہت پہلے کام شروع کرتے ہیں اور دن رات ایک کر کے اس جلسہ کے انتظامات مکمل کرتے ہیں۔ان انتظامات میں شاملین جلسہ کے لئے مردانہ جلسہ گاہ، زنانہ جلسہ گاہ، خیمہ جات طعام، مختلف دفاتر اور یہاں رات بسر کرنے والوں کے لیے رہائشی خیمہ جات بھی لگائے جاتے ہیں۔

اس احاطہ پر موجود sheds میں گزشتہ سال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رہنمائی اور دعا کی بدولت ایک مستقل کچن کے علاوہ لبنان سے ایک روٹی پلانٹ خرید کر نصب کیا گیا تھا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہترین کام کر رہے ہیں۔اس کچن میں سینکڑوں رضا کاران روزانہ تیس سے پینتیس ہزار افراد کا کھانا دو وقت تیار کرتے رہے جبکہ جلسہ گاہ میں قیام پذیر احباب و رضا کاران کے لئے ناشتہ کا انتظام بھی کیا جاتا رہا۔لبنان سے منگوائے گئے اس روٹی پلانٹ پر دس ہزار روٹی فی گھنٹہ تیار کی جاتی ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود کے حکم پر لبیک کہتے ہوئے اس جلسہ کے لیے جمع ہونے والے 33 ہزار 270 عشاقان خلافت احمدیہ کا تعلق دنیا کے 97 ممالک سے تھا۔ اطرافِ عالم سے اکٹھے ہونے والے احمدیوں میں مختلف قومیتوں، رنگ و نسل، عمر اور طبقہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔ یہاں پہنچنے والے احمدیوں نے جن میں عمر رسیدہ بزرگ، نوجوان، خواتین حتیٰ کہ معذور اور شیر خوار بچے بھی شامل تھے اور یہ لوگ سفر کی مشکلات برداشت کر کے یہاں پہنچے تھے، اپنی آنکھوں کو اپنے پیارے امام کے دیدار سے ٹھنڈا کیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں، زیارت، ملاقات، خطابات اور نظر کرم سے خوب خوب حصہ پایا۔

خطبہ جمعہ میں میزبان کارکنان کو نصائح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے 22۔اگست کے خطبہ جمعہ میں اس جلسہ کے روحانی، علمی، تربیتی اور دینی ماحول سے فائدہ اٹھانے، حضرت اقدس مسیح موعود کی دعاؤں کے وارث بننے اور خلیفہ وقت سے شرف ملاقات حاصل کرنے کی نیت سے آنے والے مہمانوں، میزبانوں اور رضا کاران کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:

''یہاں آنے والوں کا جذبہ ایسا ہے جو کسی دنیاوی دوسرے رشتے میں نہیں ہے اور اسی بات کی طرف حضرت مسیح موعود نے اپنی شرائط بیعت میں توجہ دلائی ہے۔''

انتظامات کا معائنہ

اس جلسہ کے انتظامات کے لئے پلاننگ وغیرہ کے کام سال گزشتہ میں منعقد ہونے والے جلسہ کے چند ہفتوں بعد ہی شروع کر دیے جاتے ہیں۔ کچھ شعبہ جات سارا سال کام کرتے ہیں، کچھ شعبہ جات اس جلسہ کے آغاز سے چند ماہ قبل اپنے کام کا آغاز کرتے ہیں، جبکہ وقارِ عمل کے ذریعے سے جلسہ گاہ میں مارکیوں کو لگانے، سڑکیں بنانے وغیرہ کا کام چند ہفتے قبل شروع ہو جاتا ہے۔جلسہ سالانہ کے قریب پہنچ کر ان مراحل سے دنیا کو کسی حد تک آشنا کرنے کے لئے ایم ٹی اے 'Jalsa Connect' کے نام سے اپنی نشریات کا آغاز کرتا ہے جو دن کے مختلف حصوں میں بیت فضل، بیت الفتوح، حدیقۃ المہدی اور دیگر جگہوں سے لائیو نشریات میں جلسے کی تیاری کی کوریج کرتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حسب روایت جلسہ سالانہ سے کچھ روز قبل جلسہ کی تیاریوں کا معائنہ کرنے کے بعد ڈیوٹیوں کا باقاعدہ افتتاح فرماتے ہیں۔

بیت الفتوح

امسال مورخہ 24۔اگست بروز اتوار حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیوں کا معائنہ فرما کر باقاعدہ افتتاح فرمایا۔حضور انور اس معائنہ کے لئے شام ساڑھے تین بجے بنفس نفیس بیت فضل لندن سے روانہ ہوئے اور بیت الفتوح رونق افروز ہوئے۔ یہاں حضور انور نے طاہر ہال، زیریں کچن، مختلف رہائش گاہوں، بکسٹال اور بالائی کچن کا معائنہ فرماتے ہوئے رضا کاران و کارکنان کو زرّیں نصائح سے نوازا۔بیت الفتوح میں احمدی بچیوں نے دعائیہ نظمیں پڑھتے ہوئے اپنے آقا کو خوش آمدید کہا۔

جامعہ احمدیہ انگلستان

بعد ازاں حضور انور بیرون ممالک سے تشریف لانے والے معزز مہمانوں کے لئے تیار کی جانے والی ایک رہائش گاہ جامعہ احمدیہ یوکے (واقع Haslemere) تشریف لے گئے جہاں ڈیوٹی پر موجود رضا کاران نے حضورِ انور کا استقبال کیا۔اس وقت وہاں پچیس مختلف ممالک سے تشریف لانے والے ساٹھ کے قریب مہمان موجود تھے جنہیں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرداً فرداً شرف مصافحہ بخشا۔حضور انور نے یہاں پر تیار کی گئی مردانہ و زنانہ رہائش گاہوں کا جائزہ لیا اور ہدایات سے نوازا۔ یہاں پر ریفریشمنٹ کا انتظام کیا گیا تھا۔حضور انور ایدہ اللہ نے کیک کاٹا اور قریباً پندرہ منٹ یہاں رونق افروز رہ کر اگلی منزل کی طرف روانہ ہو گئے۔

اسلام آباد (ٹلفورڈ)

جامعہ احمدیہ انگلستان کے بعد حضور انور ٹلفورڈ اسلام آباد رونق افروز ہوئے۔ یہاں پر حضور انور از راہ شفقت رقیم پریس تشریف لے گئے جہاں حضور انور نے حال ہی میں شائع ہونے والی کتب کو ملاحظہ فرمایا۔ اسلام آباد میں موجود روٹی پلانٹ کا جائزہ لینے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے ایڈیشنل وکالت تصنیف کے زیرِ تعمیر حصہ کا جائزہ لیا۔انڈونیشین اور عرب مہمانوں کی مردانہ و زنانہ قیام گاہوں کا معائنہ فرمایا۔ بعد ازاں ڈیوٹی پر موجود مختلف شعبہ جات کے کارکنان کو شرفِ مصافحہ بخشنے اور ہدایات دینے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے مزار مبارک پر تشریف لے گئے جہاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر ٹھہرے اور دعا کی۔ اسلام آباد ٹلفورڈ میں موجود جلسہ سالانہ کی نظامتوں کا جائزہ لینے کے بعد حضور انور ''حدیقۃ المہدی'' کی جانب روانہ ہو گئے۔

حدیقۃ المہدی (آلٹن)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حدیقۃ المہدی آلٹن تشریف لانے کے بعد پہلے سٹورز میں تشریف لے گئے۔ بعد ازاں pot washing، روٹی پلانٹ، سپلائی، لنگر خانہ نمبر 3 (کچن)، الیکٹریکل کی ٹیم، ٹرانسپورٹ، پرائیویٹ خیمہ جات، سائٹس کی ٹیموں (جو جلسہ گاہ کی مارکیاں لگانے کا کام کرتے ہیں)، رجسٹریشن، سکیننگ، مخزن تصاویر، طعام گاہ، انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی، طبی امداد وغیرہ شعبہ جات کے کارکنان سے ملنے، ان شعبہ جات کا جائزہ لینے اور ہدایات سے نوازنے کے بعد جلسہ گاہ کی مین مارکی کے اندر ڈیوٹیوں کی تقریب کے لئے تیار کیے جانے والے سٹیج پر تشریف لے گئے جہاں محترم رفیق احمد حیات صاحب (امیر جماعت احمدیہ انگلستان)، محترم ناصر خان صاحب (افسر جلسہ سالانہ برطانیہ) اور محترم عطاء المجیب راشد صاحب (افسر جلسہ گاہ) نے حضور انور کے عقب میں بیٹھنے کی سعادت حاصل کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دلربا شخصیت کا ایک پہلو حضور انور کی شفقتوں اور محبتوں کا ایک بے بہا خزانہ ہے جو پیارے آقا اپنے غلاموں پر بے دریغ لٹاتے نظر آتے ہیں۔اس معائنہ کے دوران جگہ جگہ ایسا دیکھنے کو ملا کہ پیارے حضور ڈیوٹیوں پر متعین رضا کاران سے ہلکے پھلکے انداز میں بات چیت کرتے، ان کو ہدایات دیتے اور ان کی نہایت پُر شفقت انداز میں دلداری اور حوصلہ افزائی فرماتے کہ کئی دنوں سے اَن تھک کام کرنے والے رضا کاران و کارکنان اپنے پیارے امام کی موجودگی اور ان کے قرب کی برکت سے خوشیوں اور مسرت سے بھر جاتے اور تازہ دم ہو جاتے اور آئندہ آنے والے دنوں میں مزید محنت، جانفشانی اور بشاشت قلبی کے ساتھ اپنے کاموں کو سرانجام دینے کے لئے مستعد ہو جاتے۔

ڈیوٹیوں کے افتتاح کی باقاعدہ تقریب

تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کی سعادت عزیزم احمد راضی صاحب طالبعلم جامعہ احمدیہ انگلستان کو حاصل ہوئی۔ تلاوت کی جانے والی سورۃ الفرقان کی آیات 62 تا 68 کا انگریزی ترجمہ عزیزم عیسیٰ بشیر آرچرڈ صاحب نے پیش کیا۔ بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس تقریب میں موجود پانچ ہزار کے قریب کارکنان سے خطاب فرمایا۔

کارکنان جلسہ سے خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد و تعوذ کے بعد فرمایا:

الحمد للہ کہ آپ کو اللہ تعالیٰ دوبارہ حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کی خدمت کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔ بہت سے آپ میں سے پہلے سے اپنے اپنے شعبہ جات میں تربیت یافتہ ہیں اور بڑے احسن رنگ میں کام کرنے والے ہیں۔لیکن جیسا کہ میں نے خطبہ میں بھی ذکر کیا تھا اگر کہیں کسی کام میں

خرابی پیدا ہوتی ہے تو اس لیے کہ آپ لوگ اپنے پر زیادہ اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے اس کی طرف پوری توجہ نہیں دیتے۔ اس لیے ہمیشہ جو بھی ڈیوٹیاں کسی کے سپرد کی گئی ہوں چاہے وہ چھوٹی ڈیوٹی ہے یا بڑی ڈیوٹی ہے اس کو سنجیدگی سے ادا کرنے کی کوشش کریں۔ کبھی آپ کی یہ سوچ نہیں ہونی چاہیے کہ فلاں کام چھوٹا ہے یا کم ہے۔ ہمیشہ یہ سوچ رکھیں کہ چاہے وہ لنگر خانے کی ڈیوٹی ہے، پانی پلانے کی ڈیوٹی ہے بچوں کی، ٹائلٹس کی صفائی کی ڈیوٹی ہے، ٹریفک کی ڈیوٹی ہے ہر جگہ آپ نے پوری توجہ سے اپنے کام سرانجام دینے ہیں اور خاص طور پر سیکیورٹی کے لئے بہت زیادہ توجہ اور vigilence کی ضرورت ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:

ہمیشہ یہ خیال رکھیں کہ جلسے کے تمام کاموں کا انحصار آپ لوگوں کے اعلیٰ طریق پر کام کرنے پر ہے اور جلسہ کی کامیابی میں کارکنان اور والنٹیئرز بہت بڑا کردار ادا کرتے ہیں۔ پس ہمیشہ اس بات کو مدنظر رکھیں۔ اب یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ فلاں کام کی طرف توجہ دو اور فلاں کی طرف نہ دو، اور فلاں کام کس طرح کرنا ہے۔ اللہ کے فضل سے اس بارے میں، ڈیوٹیوں کے معاملات میں، اپنے شعبوں کے بارے میں آپ لوگ بہت حد تک ٹرینڈ ہو چکے ہیں۔ پس صرف اگر کہیں کمی ہو گی تو اس وقت ہو گی جب کہیں بے احتیاطی سے کام کریں گے، پوری توجہ سے کام نہیں کریں گے، معمولی سمجھیں گے اس کو۔ جرمنی کے جلسے کے بعد بھی میں نے یہی ذکر کیا تھا کہ بڑے اعلیٰ انتظامات تھے ان کے، جہاں تک انتظامات کا تعلق تھا لیکن بعض کمیاں پیدا ہوئیں اس لیے کہ انہوں نے مکمل طور پر اپنے کام کی طرف توجہ نہیں دی، نہ کارکنان نے نہ افسران نے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:

پس اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہر کام کو جیسا کہ مَیں نے کہا کہ آپ نے احسن رنگ میں انجام دینے کی کوشش کرنی ہے اور کسی کو معمولی نہیں سمجھنا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ دعا۔ دعاؤں میں اپنے کام کرتے ہوئے وقت گزاریں اور اسی طرح اگر ڈیوٹی کے اوقات میں نماز کے اوقات آتے ہیں اور آپ باجماعت نماز ادا نہیں کر سکتے تو بعد میں اپنی نمازیں ادا کریں اور افسران اور ناظمین اپنے شعبہ جات میں اس بات کی نگرانی کریں کہ تمام کارکنان نماز ادا کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو احسن رنگ میں خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

اس مختصر خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ٹرانسلیشن ڈیپارٹمنٹ، ایم ٹی اے اور لجنہ کی مارکی میں تشریف لے گئے اور شعبہ جات کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد ہدایات سے نوازا۔

عشائیہ

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس کے بعد تقریب عشائیہ میں رونق افروز ہوئے جس میں تمام حاضر کارکنان اور مہمانان شامل ہوئے۔ بعد ازاں حضور انور نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں اور پھر قافلہ لندن واپس روانہ ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہزاروں مردوں، عورتوں، بچوں اور بچیوں نے دینی جذبہ سے سرشار اور جماعتی روایات کے عین مطابق اپنے پیارے امام کی ہدایات پر کماحقہٗ عمل کی بھرپور کوشش کرتے ہوئے محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر جلسہ سالانہ کے مہمانوں کی خدمت کی سعادت حاصل کی اور اپنوں اور غیروں پر اس میزبانی کے نہایت خوبصورت اور گہرے اثرات قائم کئے۔

انٹرنیشنل دعوت الی اللہ سیمینار

جماعت احمدیہ برطانیہ گزشتہ کئی سال سے اس جلسے کے دنوں میں دعوتی پروگرامز کا انعقاد کرتی ہے۔ ان میں سے ایک پروگرام 'انٹرنیشنل دعوتی سیمینار' ہے۔ اس سیمینار میں لوگ (دعوت الی اللہ) سے متعلق اپنے تجربات سے ایک دوسرے کو آگاہ کرتے ہیں۔ امسال یہ سیمینار مورخہ 28۔اگست کو بیت الفتوح مورڈن میں منعقد کیا گیا جس میں 58 ممالک سے 249 افراد نے شمولیت کی۔ اس پروگرام میں سات ممالک کے نمائندگان نے مختلف موضوعات پر پریزنٹیشنز دیں۔ امسال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق اس سیمینار میں دنیا کو اپنے خالق یعنی خدا تعالیٰ کی ہستی کی طرف بلانے اور اس پر کامل یقین پیدا کرنے کے لئے مختلف تجاویز پر غور و خوض کیا گیا۔

جلسہ کے دیگر پروگراموں میں سات علمائے سلسلہ نے مختلف موضوعات پر نہایت پُرمغز علمی و تربیتی تقاریر کیں۔ ان تقاریر میں چار تقاریر اردو جبکہ تین تقاریر انگریزی میں تھیں۔ جلسہ کی تمام کارروائی کارواں ترجمہ اردو کے علاوہ دنیا کی دس مختلف زبانوں انگریزی، عربی، فرنچ، بنگلہ، جرمن، ٹرکش، رشین، سپینش، بوسنین اور انڈونیشین و ملایا میں ایم ٹی اے کے ذریعہ نشر کیا گیا۔

جلسہ سالانہ یوکے کے ایام میں ایک ریڈیو جلسہ ایف ایم بھی جلسہ کی تمام کارروائی نشر کرتا رہا۔ اور موسم اور ٹریفک وغیرہ کے متعلق تازہ معلومات فراہم کی جاتی رہیں۔ اس ریڈیو کی نشریات کا دائرہ کئی کلومیٹر پر محیط تھا چنانچہ راستہ میں آنے والے احباب کے علاوہ ڈیوٹی پر موجود خدام نے بھی اس سے بھرپور استفادہ کیا۔

جلسہ کے تینوں دن موسم خوشگوار رہا۔ اگرچہ جلسہ سے قبل چند روز تک شدید بارش ہوتی رہی اور محکمہ موسمیات کی جانب سے جلسہ کے دنوں میں بھی بارش کی پیشگوئی موجود تھی اور پہلے دو روز صبح و شام بوندا باندی کا سلسلہ بھی چلتا رہا لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنا خاص فضل فرمایا اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کی بدولت موسم سازگار اور خوشگوار رہا اور جلسہ کے انتظامات میں کسی بھی قسم کی کوئی بھی دقت پیش نہ آئی۔

جہاں تک جلسہ سالانہ میں خدمات بجا لانے والے مختلف شعبہ جات کا تعلق ہے تو امسال اندازاً پانچ ہزار کے قریب رضاکاران مردوں، خواتین، بچوں اور بچیوں نے ڈیوٹیاں دیں۔ تمام شعبہ جات نے اپنے فرائض کو نہایت محنت اور جانفشانی کے ساتھ ادا کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ خدا کے فضل سے تمام انتظامات پہلے سے ہر لحاظ سے بہتر رہے۔

ہفتہ کے روز شام کو نمازِ مغرب و عشاء کے بعد مختلف ممالک سے تشریف لانے والے خصوصی مندوبین کے اعزاز میں ایڈیشنل وکالت تبشیر لندن کے زیرِ اہتمام ایک عشائیہ کا اہتمام کیا گیا جس میں ازراہ شفقت حضور انور ایدہ اللہ نے شمولیت فرمائی۔

اس جلسہ میں برطانیہ اور دیگر ممالک سے تشریف لانے والے مختلف عمائدین اور سرکردہ سیاسی و سماجی شخصیات نے شرکت کی اور جلسہ کے پلیٹ فارم سے جماعت کی امن پسندی، محبت اور بھائی چارے کی تعلیمات اور خدمت انسانیت کے کاموں کو سراہا۔ نیز جماعتی ترقی اور کامیابیوں کا اچھے انداز میں ذکر کیا۔ ایک چیز جس کا تقریباً ہر ایک مہمان نے کسی نہ کسی مرحلے پر ذکر کیا وہ یہ تھی کہ اس مقام پر نوے سے زائد ممالک سے تعلق رکھنے والے لوگ موجود ہیں اور ہر کام بہت منظّم، پُرامن اور ہم آہنگی کے ساتھ ہو رہا ہے۔ یہاں پولیس کے کچھ کارندے بھی موجود ہیں لیکن انہیں نظم و ضبط سے متعلق کوئی شکایت نہیں ملی اور ان کے چہرے بھی بہت مطمئن دکھائی دیتے ہیں۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل نے امسال بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات و خطابات کے ساتھ ساتھ جلسہ کے دیگر پروگراموں کو خوبصورتی کے ساتھ کور کیا اور جلسہ کی مناسبت سے کئی خصوصی پروگرامز ٹیلی کاسٹ کئے جو جلسہ سے قبل ہی شروع ہو گئے تھے اور تا اختتام جلسہ جاری رہے۔ ایم ٹی اے کی ان نشریات اور اس کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ کل دنیا کے احمدی اس بابرکت جلسہ میں شامل ہو کر اس روحانی مائدہ سے فیضیاب ہوئے۔

امسال جلسہ گاہ میں ایم ٹی اے کے زیرِ اہتمام تین عارضی سٹوڈیوز کا قیام عمل میں لایا گیا تھا جن میں ایم ٹی اے (الاولیٰ)، ایم ٹی اے 3 (العربیہ) اور ایک سٹوڈیو براعظم افریقہ کے ممالک گھانا، سیرالیون اور نائیجیریا کے نیشنل ٹی وی پر روزانہ چند گھنٹے براہِ راست جلسہ کی نشریات دکھانے کے لئے مخصوص کیا گیا تھا۔ ایم ٹی اے نے امسال بھی پچھلے سالوں کی طرح علیحدہ علیحدہ چینلز پر جلسہ کے لائیو اور ریکارڈڈ پروگرامز کو نشر کیا اور اس موقع کی مناسبت سے متعدد زبانوں میں پروگرامز پیش کئے گئے۔

جلسہ کے موقع پر خصوصی تصویری نمائش کا اہتمام شعبہ مخزن تصاویر کے تحت کیا گیا جس میں نہایت اہم اور نادر تصاویر بھی شامل تھیں۔ اس نمائش کو کثیر تعداد میں احباب نے دیکھا اور اس کو خوب سراہا۔

اس موقع پر بکسٹال، ریویو آف ریلیجنز، شعبہ ہومیوپیتھی اور آڈیو ویڈیو کیسٹس وغیرہ کے سٹالز بھی لگائے گئے۔ اسی طرح چیریٹی ادارہ ہیومینیٹی فرسٹ اور احمدیہ آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز ایسوسی ایشن نے بھی اپنے کاموں کی تفصیل پر مشتمل خصوصی نمائشیں لگائی تھیں۔

(ماخوذ از الفضل انٹرنیشنل)

مخلوق خدا کی خدمت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:۔

ہماری جماعت کے قیام کا اصل مقصد یہ ہے کہ سچے (مومنوں) کا ایک گروہ پیدا ہو جائے جن کی زندگی پر ایک موت وارد ہو اور وہ دنیا سے کُلّی طور پر منقطع ہو جائیں اور ان کا دنیا سے کوئی واسطہ نہ رہے اور ایک کامل دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کو کچھ اس طرح جذب کریں کہ انہیں ایک نئی زندگی ملے جو پہلی سے مختلف، جو پہلی سے کہیں زیادہ حسین، جو پہلی سے بہت زیادہ دنیا کی خدمت گزار۔ آج ہمارے ملک کے جو حالات ہیں وہ تقاضا کرتے ہیں کہ ہم جن کا یہ دعویٰ ہے کہ ہم نے خدا سے ایک نئی زندگی پائی اور خدا کی رضا کے حصول کے لئے بنی نوع انسان اور خدا کی دوسری مخلوق کی خدمت کا بیڑا اُٹھایا۔ ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم جو سیاسی جماعت نہیں، سیاسی طور پر تو ہم اپنے ملک کی خدمت نہیں کر سکتے لیکن روحانی جماعت ہونے کی حیثیت میں روحانی طور پر اپنے بھائیوں کی خدمت کر سکتی ہے اور ہمیں کرنی چاہئے اور وہ خدمت دعا کے ذریعہ ہے......

ہم پر اللہ تعالیٰ نے یہ فرض عائد کیا ہے کہ ہم اس کی محبت میں فنا ہو کر اس کی مخلوق کی خدمت میں لگے رہیں اور ہمارے نزدیک خدا کی مخلوق کی جو بہترین خدمت کی جا سکتی ہے وہ یہ ہے کہ ہم ان کے لئے ہر وقت دعاؤں میں لگے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کو ہر قسم کے فتنہ اور شر سے اور تباہی سے اور انتشار سے محفوظ رکھے۔

پس ہم اپنے بھائیوں، اپنے ملک، اپنی قوم کی دعا سے مدد کر سکتے ہیں اور اس میں ہمیں بخل خست نہیں دکھانی چاہئے بلکہ اپنے لئے بھی اس زمانہ میں دعائیں چھوڑ دو اللہ تعالیٰ تمہاری ضرورتیں خود پوری کرے گا۔

(خطبات ناصر جلد دوم ص 491)

ا-ب-ناصر

خلافت رابعہ میں لجنہ کراچی کی اشاعتی خدمات

(قسط اول)

1988ء میں لجنہ کراچی کے زیرانتظام کتب کی اشاعت کا کام شروع ہوا تھا۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے 'سچے احمدی کی ماں۔زندہ باد' کا نعرہ دیا جس نے یہ پُرجوش ولولہ پیدا کیا کہ احمدی خواتین کی تربیت خاص انداز سے ہونی چاہئے۔پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی اگست 1983ء اور فروری 1984ء میں کراچی تشریف آوری اور گیسٹ ہاؤس کے حسین سبزہ زار پر احمدی وغیر احمدی خواتین سے طویل مجالس عرفان نے علم و آگہی کی نئی روح پھونک دی۔محترمہ حور جہاں بشریٰ داؤد صاحبہ (غفرلھا) نے جامعہ احمدیہ کی طرز پر خواتین کے لئے داعیان الی اللہ کلاسز شروع کیں جس کا افتتاح یکم مارچ 1984ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا....مگر اپریل میں حالات نے ایسا دردناک پلٹا کھایا کہ سجی سجائی بساط اُلٹ گئی۔طبع پر بند باندھے گئے تو اور رواں ہوگئی۔بشریٰ داؤد نے علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی طرز پر کورسز تیار کرنے کا منصوبہ بنایا تا کہ اگر حالات خدانخواستہ اس حد تک نامساعد ہوجائیں کہ معمول کی تربیت گاہوں تک پہنچنا مشکل ہوجائے تو احمدی خواتین اور بچوں کی تربیت کیلئے بذریعہ ڈاک اُنہیں کورسز پہنچائے جائیں۔بشریٰ نے اس مقصد کے لئے مجاہد ماؤں، مجاہد عورتوں اور مجاہد بچوں کے لئے کورسز ترتیب دیئے۔حالات بہت کٹھن تھے۔حضرت صاحب نے ایک خطبے میں ارشاد فرمایا تھا۔''ہم حالت جنگ میں ہیں۔'' خاکسار اور بشریٰ یہ جملہ کئی دفعہ دہراتے گویا کہ یہ ہمارے لئے مہمیز بن گیا۔وہ نصاب کی تیاری میں مصروف رہی اور خاکسار نے اصحابِ کہف والرقیم جیسے اس زمانے میں مختلف موضوعات پر مضامین لکھ کر مربی صاحب کو دینے شروع کئے کہ وہ جس طرح، جہاں اور جس نام سے چاہیں انہیں چھپوادیں۔چند عنوانات درج ذیل ہیں۔

بیوت کا احترام،دشمنانِ اسلام سے جنگ کا قرآنی طریق،قادیانیوں کا تعاقب کس طرح کیا جائے۔یہ دور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے۔

عشق ہو جائے کسی سے کوئی چارا تو نہیں
صرف مسلم کا محمدؐ پہ اجارہ تو نہیں

بشریٰ اب اس دنیا میں نہیں مگر اُس کی ہر بات مجھے اس طرح یاد ہے جیسے کل کی بات ہو۔ایک دن گہری شام کے وقت وہ ہمارے گھر آئی۔چہرے پر عزم کی سرخی،تیز گامی سے بے ترتیب سانس، روشن آنکھوں میں بڑے بڑے آنسو......آتے ہی بغیر کسی تمہید کے بھاری پلندہ میرے آگے ڈال دیا اور جرنیلوں کے سے گھن گرج سے بولی۔

قوموں کی زندگی کا ایک ایک لمحہ قیمتی ہوتا ہے اگر آج ہم نے احمدی خواتین کی تربیت میں غفلت کی تو یہ وقت ہمارے ہاتھ سے نکل جائے گا۔میرے منصوبے پر اُس تیزی سے عمل نہیں ہو رہا جیسے میں چاہتی ہوں۔مجھے اس منصوبے میں تمہاری ضرورت ہے۔

بغیر کسی تردّد کے صرف اُس کے خلوص سے متاثر ہوکر میں نے ساتھ نباہنے کی حامی بھرلی۔تعلیمی منصوبے پر سیر حاصل گفتگو ہوئی ہر پہلو کا جائزہ لیا ہم دونوں کا ہر بات میں اتفاق رائے بڑا بابرکت ثابت ہوا۔دو دیوانے مل بیٹھے اور خوب گزری۔ہماری حقیر کوششیں نتیجہ خیز ثابت ہونے لگیں۔ہماری حوصلہ افزائی اور ہمیں دعاؤں سے تقویت دینے والی ہماری صدر صاحبہ محترمہ سلیمہ میر صاحبہ بہت شفیق اور معاملہ فہم خاتون ہیں۔اگرچہ اپنے صدارتی فرائض کے تحت کبھی نامہربانوں کی طرح مہربانی کرتیں۔دراصل وہ ہماری دیوانگی سے خائف ہوکر ہمیں حدود میں رکھتیں۔

لجنہ کراچی میں باہمی، یک جہتی اور ٹیم ورک پیارے حضور کی نظر میں بھی آگیا کئی دفعہ اپنے خطوط میں کارکنات کو شہد کی مکھیوں، کا خطاب عطا فرمایا اور دعائیں دیں کہ یہ اتحاد برقرار رہے ایک مکتوب ملاحظہ ہو۔

''سب لجنہ کراچی کو میرا محبت بھرا سلام پہنچا دیں۔دنیا بھر کی لجنات میں جو چند لجنات صفِ اوّل کی ہیں اُن میں لجنہ کراچی نمایاں ہے۔ٹیم ورک اور نیک کاموں میں استقلال اور نظم وضبط اس لجنہ کی خاص خوبیاں ہیں جو مجھے بطور خاص پسند ہیں۔خدا وہ وقت جلد لائے کہ حسبِ سابق میں آپ کے مشوروں اور مجالسِ سوال جواب میں شریک ہوں۔جماعت کراچی میں چند دن گزارنے کا موقع ملتا تھا۔شدید مصروفیت کے باوجود بڑے ہی طمانیت بخش دن ہوتے تھے۔اب جب مصروفیت چند لمحوں کے لئے یادوں کی محفل جمانے کی فرصت دیتی ہے تو بالخصوص ربوہ ،اسلام آباد پنڈی اور کراچی کی جماعتوں کی یاد مجھے جذباتی کر دیتی ہے۔پھر آپ سب کے لئے میری دعاؤں میں کچھ ایسا ہی رنگ آجاتا ہے جیسے بچوں کے لئے ماؤں کی دعائیں ہوں۔پھر بعض اوقات جذبات الفاظ میں ڈھلنے کی مقدرت بھی نہیں رکھتے اور بذات خود دعا بن جاتے ہیں۔

اللہ مجھے ہمیشہ آپ کی طرف سے خوشیاں دکھائے۔اللہ کی نظر کے سامنے پھولیں پھلیں اور پروان چڑھیں۔حاسد کے حسد سے محفوظ رہیں جب وہ حسد کریں۔اللہ دین و دنیا کی حسنات کی بارشیں آپ پر برساتا رہے۔آپ کی اچھی اچھی خبریں مجھے ملتی رہیں۔میری آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔میرا دل بڑھے۔میرا سارا وجود شکر میں ڈھل جائے۔خدا حافظ۔''

مکتوب 14-04-1988

اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان، خلیفۂ وقت کی دعائیں، پُرحکمت صدارت، پُرولولہ مخلص ساتھی یہ اصل زر تھا جس سے اشاعت کا کام شروع ہوا اور چل رہا ہے۔ورنہ ہم تو لاشئی محض ہیں۔علم و تجربے کے لحاظ سے بالکل صفر۔تصنیف و اشاعت کا کام جس محنت اور سرمائے کا متقاضی ہے اس سے تہی دست......

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''تمام قوت اور توفیق خدا ہی کو ہے۔اُس کی عنایت اور نصرت سے انسان کچھ لکھ پڑھ سکتا ہے۔''

اسی کی عطا کردہ توفیق سے، ربوہ میں سالانہ اجتماع کے موقع پر جشن صد سالہ تشکر منانے کے لئے لجنات سے جب منصوبے مانگے گئے تو، بلند ہمت، بلند نظر بشریٰ داؤد سیکرٹری اصلاح و ارشاد لجنہ کراچی نے کم از کم سو کتب شائع کرنے کا منصوبہ پیش کردیا۔اب تک ہم جو کام ضلع کی سطح پر کر رہے تھے اب باقاعدہ صد سالہ جشن تشکر کے تحت ہوگیا۔

اکتوبر 1988ء سے ستمبر 1989ء تک ایک سال میں ہماری گیارہ کتب شائع ہوگئیں جو ہم نے حضور کی خدمت میں پیش کیں۔

ہماری خوشی کا اندازہ کیجئے جب ہمیں پیارے حضور کا یہ مکتوب ملا۔

''بچوں کے لئے کتب کا پروگرام بہت اچھا ہے۔بڑا پسند آیا ہے۔اور دل کی گہرائیوں سے دعا نکلی ہے۔اللہ تعالیٰ ان مساعی کا اجر دے اور مثبت نتائج برآمد ہوں سب لکھنے اور کام کرنے والیوں کو خاص طور پر میری طرف سے محبت بھرا اسلام دیں۔اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔''

محمودہ امۃ السمیع صاحبہ نے حضور انور کی دنیا پور ملتان میں مجلس عرفان کا انگریزی ترجمہ کیا۔اس ترجمے کی اجازت کے لئے حضور سے اجازت مانگی تو آپ کا دستِ مبارک سے تحریر کردہ مکتوب موصول ہوا جو ترجمہ کرنے والوں کے لئے مشعلِ راہ ہے۔افادۂ عام کے لئے پیش خدمت ہے۔

''آپ کا وہ خط خاص طور پر میرے پیش نظر تھا جس میں آپ نے یہ ذکر کیا تھا کہ آپ سوال جواب کی کیسٹس کا ترجمہ کرانے کا ارادہ رکھتی ہیں اور ایسا کرنے کی اجازت چاہتی تھی۔یہ تو نیکی اور پوچھ پوچھ والی بات ہوگئی۔یہ تو بہت مبارک خیال ہے۔بلکہ ایسا خیال ہے جو خود میرے ہی دل کی آواز ہے۔شوق سے ایسا کریں۔اللہ تعالیٰ آپ کی رہنمائی اور نصرت فرمائے۔اور کام کی ہمت بھی بخشے اور اس نیکی کی بہترین جزا بھی عطا فرمائے۔

میں نے جب یہ پڑھا تو بے اختیار میرے دل سے یہ مناجات اُٹھی کہ اے اللہ تو کتنا پیارا اور کتنا محسن ہے کہ میرے دل میں ایک خواہش پیدا ہوتی ہے اور تو اُسے دوسرے دل میں ارادے بنا کر اُتار دیتا ہے۔خدمتِ دین کے لئے خود ہی مجھے مددگار مہیا فرماتا ہے۔اور پھر خود ہی خدمت کی توفیق بخشتا ہے اور سارے کام خود ہی بناتا چلا جاتا ہے۔

پس آپ ضرور ایسا کریں۔اللہ کی نصرت آپ کے ساتھ ہو اور بہترین خدمت کی توفیق نصیب ہو یہ امر ضرور پیش نظر رہے کہ یہ کام بہت لمبا۔محنت طلب اور صبر آزما ہے اور اس میں مندرجہ ذیل مراحل کو پیش نظر رکھنا ہوگا۔

1-مختلف کیسٹوں میں بیان کردہ مضامین کو مضمون وار الگ کرکے یکجا کرنا۔

اس بارہ میں مرکز میں پہلے ہی کام ہو رہا ہے اور بعید نہیں کہ آپ کے پاس جو کیسٹیں ہوں وہ پہلے ہی مضمون وار مرتب کی جاچکی ہوں۔

2-ایک غیر جانبدار سامع کے طور پر ان کیسٹس کو بار بار اطمینان سے سننا اور اپنی یادداشت میں یہ امر محفوظ کرنا کہ ٹیپس (Tapes) کے کون کون سے حصے گہرا اثر رکھنے والے ہیں اور کون کون سے غیر مؤثر یا غیر واضح ہیں جنہیں نکال دیا جائے تو نقصان کی بجائے فائدہ ہوگا۔اور کیسٹ پہلے کی نسبت زیادہ دلچسپ ہوجائے گی۔

3-یہ معلوم کرنا کہ کون سی بات بے وجہ دہرائی گئی ہے اور لاحاصل تکرار ہے جسے نکال دینا بہتر ہے۔لیکن خیال رہے کہ سمجھانے کی غرض سے جو زاویے بدل بدل کر بات کی جاتی ہے اُسے تکرار نہیں کہتے۔تکرار اس بات کو کہتے ہیں جو مضمون واضح ہوجانے کے باوجود بے وجہ دہرائی جارہی ہو اور طبیعت پر بوجھ ڈالے۔

4-یہ فیصلہ کرنے کے بعد مضمون کے کون سے حصے اخذ کرنے ہیں اور ذہنی طور پر انہیں ترتیب دینے کے بعد سوال جواب کی صورت میں ان کا ترجمہ کرلیا جائے اور وہاب صاحب یا کسی اور اچھے انگریزی دان کو دکھا کر مضمون کو مزید صیقل کرلیا جائے اور زوردار بنادیا جائے۔زبان بہت سجی ہوئی اور گلکاریوں والی نہ ہو لیکن ہو نہایت فصیح و بلیغ اور موقع محل کے مطابق قوت اور شوکت والی زبان۔جو خواہ مخواہ دل میں اُتر جائے۔

5-یہ سوال جواب تیار کرکے ایک مجلس منعقد کریں جس میں اپنی طرح کی اور اچھے تلفظ والی خواتین کے ذمہ کچھ سوال کردیں اور آپ جواب دینے لگیں۔فضاء ایسی ہو جیسے مجلس سوال و جواب اردو میں ہوتی ہے۔لیکن شروع میں تمہید میں یہ بات کھول دیں کہ اصل مجالسِ سوال جواب اردو میں تھیں آپ کی طرف انہیں انگریزی میں ڈھال کر اس کوشش کے ساتھ پیش کیا جارہا ہے کہ اصل مجالس کی فضا اور روح قائم رہے۔

6-ٹیپ کے شروع میں پانچ منٹ چھوڑ دئے جائیں تا کہ اچھی آواز میں مضمون کی مناسبت کے لحاظ سے تلاوت ریکارڈ کی جاسکے۔

7-آخر پر بھی چند منٹ چھوڑ دئے جائیں تا کہ

اس میں قرآن وحدیث یا دیگر کتب کا جہاں جہاں ذکر ہو اس کے حوالہ جات ٹیپ کے آخر پر ریکارڈ کر دیے جائیں۔

امید ہے اس سے انشاء اللہ انگریزی دان طبقے کو بہت فائدہ پہنچے گا اور تمام دنیا میں ان کو پھیلا کر ایک بڑی ضرورت کو پورا کیا جاسکے گا۔

میرا خیال ہے آپ کو دو تین مہینے تو ضرور اس کام میں لگ جائیں گے۔کیا ہمت ہے؟

والسلام خاکسار

دستخط مرزا طاہر احمد

حضور انور کی دعاؤں سے ہمت ہوئی اور محمودہ امۃ السمیع نے بڑی تندہی سے کام مکمل کر کے حضور کو بھجوایا اور دعائیں لوٹیں۔

"جو ترجمہ آپ نے پیش کیا ہے اور اس سے پہلے نہایت موزوں الفاظ میں تعارف کروایا ہے۔ بہت عمدہ اور قابلِ قبول ہے آپ نے بہت نیکی کا کام کیا کہ ہر شخص جس نے اس میں آپ کا ہاتھ بٹایا اس کا نام لکھ دیا بلکہ تفصیل سے اس کے کام کی نوعیت پر روشنی ڈالی۔"

ابتدا میں کتابوں کے حوالے سے ہمیں چھوٹی چھوٹی باتوں پر بہت خوشی ہوتی۔احمدیہ ہال میں شاد صاحب کے بک سٹال پر 'ڈیڑھ اینٹ' کی جگہ پر اپنی کتب دیکھنے کے لئے اوپر گیلری سے جھانکتے۔ ہمارا اُٹھنا بیٹھنا اوڑھنا بچھونا قلم کاغذ کتاب ہو گئے۔ بشریٰ کا گھر تو کسی پریس کا منظر پیش کرتا۔کتب کی تیاری تک بشریٰ اور میں ساتھ ساتھ کام کرتے مگر طباعت کے مرحلے میں بشریٰ اور داؤد صاحب دونوں میاں بیوی دن رات کام کرتے۔دونوں نے Book marks ڈیزائن کر کے چھپوائے صد سالہ جشنِ تشکر کیلئے Greeting Cards وقت پر چھپوا کر تقسیم کروائے۔شروع میں ایک ایسی مزے کی بات ہوئی جو ہمیں یاد رہتی ہے۔ابھی کتابت کا خرچ اُٹھانے کی استطاعت نہ تھی۔محترمہ طلعت منصور صاحبہ کی لکھائی بہت اچھی ہے ہم نے کونپل اور غنچہ اُن سے لکھوایا اور فوٹو سٹیٹ کروا کے تقسیم کرنے کی ٹھانی مگر ہمارے پاس کاغذوں کو Staple کرنے کے لئے Stapler نہیں تھا۔گیسٹ ہاؤس میں Stapler تھا مگر اُسے گھر لانے کی اجازت نہ تھی کاغذات لے کر جاتے کتابوں کی صورت میں Staple کر لے آتے (بعد میں امیر صاحب سے Stapler گھر لانے کی اجازت مل گئی تو ہم بہت خوش ہوئے۔)

ہماری خوش قسمتی کہ چوٹی کے کیلی گرافرز میں سے ایک محترم خالد محمود اعوان صاحب شروع سے ہماری کتابوں کی کتابت کر رہے ہیں۔نمونۂ تحریر کلام طاہر، کلام محمود اور درثمین میں دیکھئے۔بہت ہی خوش خط اور دلفریب لکھا ہے۔

اکتوبر 1989ء سے ستمبر 1990ء تک چھ نئی کتب چھپیں۔

حسبِ دستور پیارے آقا کی خدمت میں ہر کتاب بھجوائی۔پیارے آقا کا مکتوب بہت بڑی خوشی لے کر آتا۔صرف شعبہ اشاعت والے ہی نہیں لجنہ کے دفتر میں سب مل کر خوش ہوتے۔آپ نے فرمایا:۔

"لجنہ کراچی کے زیر اہتمام شائع ہونے والی کتب 'اصحاب فیل' اور 'بیت بازی' موصول ہوئیں جزاکم اللہ احسن الجزاء۔بیت بازی والا آئیڈیا تو بہت اچھا ہے۔اللہ تعالیٰ ان کتب کی اشاعت کو احمدی بچوں کی تربیت اور ان میں اعلیٰ اخلاق کی ترویج کے لئے بہت ہی مفید بنائے اور آپ کی مساعی ہر لحاظ سے بابرکت نتائج کی حامل ثابت ہوں ان کتب کی تیاری میں شریک ہونے والی بہنوں کو میری طرف سے محبت بھرا سلام اور دعائیہ پیغام پہنچا دیں۔اللہ ان سب سے ہمیشہ راضی رہے اللہ آپ کے ساتھ ہو۔"

یہ احساس کہ رؤف و رحیم خدا تعالیٰ کا نمائندہ ہمیں پیار سے دیکھ رہا ہے ہمارا کام اُن کی نظروں میں ہے بڑا تقویت بخش رہا۔آپ نے تحریر فرمایا۔

28-12-89

"جن مشکلات میں اور جس تھوڑے عرصے میں آپ نے بڑا دفتر لٹریچر کا تیار کیا ہے حیرت انگیز ہے۔خدا تعالیٰ نے خاص توفیق بخشی ہے یہاں مرکزی طور پر تیاری لٹریچر میں اس کو زیر نظر رکھتے ہیں اور استفادہ کرتے ہیں اپنی تمام ساتھیوں کو بھی میری طرف سے شکریہ ادا کریں اور میری نیک تمنائیں پہنچائیں۔اللہ تعالیٰ سب کو احسن رنگ میں کام کرنے کی توفیق بخشے۔"

1989ء جماعت احمدیہ کی تاریخ میں صد سالہ جشن تشکر کی وجہ سے بے حد اہم تھا اس موقع پر ایک یادگار سووینئر کی تجویز ہوئی۔حسنِ اتفاق سے یہ سال لجنہ کراچی کی تاریخ کا پچاسواں سال بھی تھا۔اس رعایت سے اس میں لجنہ کراچی کی تاریخ بھی شامل کی گئی۔ سووینئر کی تیاری اور طباعت میں جو مشکلات پیش آئیں کراچی کے مخصوص حالات کے تناظر میں کئی گنا کر لیجئے۔حضور انور کے گرما دینے والے خطبات نے پگھلایا ہوا تھا مسلسل کوہکنی سے جوئے شیر نکلی اُس کا سب سے دلفریب حصہ حضور انور کا قطعہ اور غیر مطبوعہ نظم تھی آپ نے تحریر فرمایا۔

"آپ نے لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی کی طرف سے صد سالہ جشنِ تشکر کے آغاز پر شائع ہونے والے سووینئر کے لئے غیر مطبوعہ نظم بھجوانے کی درخواست کی تھی آپ کی خواہش پر ایک نظم اور قطعہ ارسال کر رہا ہوں۔تمام بہنوں اور بچیوں کو میری طرف سے اس موقع پر مبارک باد اور محبت بھرا سلام پہنچا دیں۔"

قطعہ

ہر طرف آپ کی یادوں پہ لگا کر پہرے
جی کڑا کر کے میں بیٹھا تھا کہ مت یاد آئے
ناگہاں اور کسی بات پہ جی ایسا دکھا
میں بہت رویا مجھے آپ بہت یاد آئے

نظم کا مطلع ہے

تو مرے دل کی شش جہات بنے
اک نئی میری کائنات بنے

حضور انور نے خاص طور پر المحراب کے لئے دستخط فرما کر اپنی تصویر بھیجی۔اس سووینئر میں میری درخواست پر لکھوایا ہوا حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا ایک مختصر سا انشائیہ ہے جس میں حضور کے شب و روز کا بڑا پیارا عکس محفوظ ہو گیا ہے۔مقتدر رفقائے حضرت مسیح موعود کے آٹوگراف ہیں اور بہت کچھ ہے۔

ہمارے پیارے حضور نے مجلّے کی بڑے پیارے انداز میں تعریف فرمائی۔

11-11-90

"آپ نے ماشاء اللہ بہت خوبصورت رسالہ نکالا ہے، نظمیں بھی بہت اچھی ہیں اور معیار بھی بلند ہے۔اللہ آپ کو اور آپ کی رفقائے کار کو اس میدان میں اعلیٰ خدمت کی توفیق دے اور اللہ کی نگاہ میں مقبول ٹھہریں۔یہ سب کو محبت بھرا سلام دیں۔"

21-11-90

"آپ کا خط مع مجلّہ 'المحراب' موصول ہوا بہت بہت مبارک ہو ماشاء اللہ بہت خوبصورت ہے طباعت بھی عمدہ ہے۔پروف ریڈنگ بھی احتیاط سے کی گئی ہے۔سارا تو نہیں پڑھا تا ہم کہیں کہیں ٹھہر کر دیکھا ہے۔بہت اچھا اور دیدہ زیب ہے چشم بد دُور۔اللہ مبارک کرے۔تمام کارکناتِ مجلّہ تک میری طرف سے مبارک باد اور سلام پہنچا دیں۔ خدا حافظ۔"

اس مجلّے کی تیاری میں محترمہ نگار علیم صاحبہ، محترم داؤد احمد قریشی صاحب اور محترم طارق محمود بدر صاحب نے اپنی انتہائی کاوشیں شامل کر دیں۔ کڑے وقتوں میں کام آنے کی وجہ سے زیادہ قابلِ قدر ٹھہرے اور خوب دعائیں لیں۔حضور انور کی دعاؤں کا خزانہ بھی ہاتھ لگا۔

اس مجلّے میں چھپنے والا ایک مضمون الفضل میں چھپا۔اس پر پیارے حضور کی پیاری نظریں پڑیں آپ نے ایک حاصلِ حیات مکتوب بھیجا۔

یکم مئی 1991ء لندن

مکرمہ آپا سلیمہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کراچی

ابھی الفضل مورخہ 29 رمضان المبارک میں شائع شدہ ایک مضمون بعنوان "خوشا نصیب کہ ہم میزبان تھے اُن کے۔" (میں نے اس عنوان میں صرف اتنا تصرف کیا ہے کہ 'میزبان' کو مہمان میں بدل دیا ہے) پڑھا ہے۔دل کی عجیب کیفیت ہے۔ لاہور، اسلام آباد، راولپنڈی، شیخوپورہ، کراچی، حیدرآباد، میرپورخاص، ناصر آباد وغیرہ کے سفر کے دوران کہیں تھوڑا کہیں زیادہ ٹھہرنے کا موقع ملتا تھا وہ بھی ہمیشہ تھوڑا ہی معلوم ہوا۔آن کی آن میں وقت گزر جایا کرتا تھا۔یہ مضمون پڑھتے ہوئے وہ سب یادیں ہجوم در ہجوم اُمڈ آئیں۔جوں جوں پڑھتا گیا دل گداز ہوتا چلا گیا اور پانی برستا رہا۔

کس نے اتنا اچھا مضمون لکھا ہے۔اتنا سلجھا ہوا، اتنا متوازن، اتنا شُستہ، مسکراہٹوں کے ریشم میں درد لپیٹے ہوئے۔سنجیدہ باتوں کے ہمراہ اُن کی انگلیاں پکڑے ہوئے ہلکی پھلکی لا اُبالی باتیں بھی کم سِن بچیوں کی طرح ساتھ ساتھ چلتی دوڑتی دکھائی دیتی تھیں۔

تحریر تو امۃ الباری ناصر کی دکھائی دیتی ہے۔ لیکن لگتا ہے کہ آپ کی ساری عاملہ نے مل جل کر لکھوایا ہے۔کچھ مشورے باہم ضرور ہوئے ہوں گے جو اتنے رنگوں میں اثباتِ بہار رہا ہے۔

بعض دفعہ کاموں میں اتنا انہاک ہوتا ہے کہ سب رشتے معطل ہوئے ہوتے ہیں۔اچانک کوئی پُر درد خط، کسی خط میں کوئی سادہ سا اظہارِ تعلق۔کوئی پُر تاثیر نظم، کوئی اچھوتی شائستہ تحریر چونکا دیتے ہیں اور یادوں میں ایسا تموّج پیدا کر دیتے ہیں کہ اُسے دھیما ہوتے ہوتے اور قرار پکڑتے پکڑتے کچھ وقت لگتا ہے۔پاکستان کے پیارے احمدی سب یاد آنے لگتے ہیں چند لمحوں کے لئے یادیں کارفرما اور کام معطّل ہو جاتے ہیں۔

یہ بھی ایک غنیمت ہے کبھی کبھی چپو چھوڑ کر موجوں کے ساتھ بہتے چلے جانے میں بھی ایک مزہ ہوتا ہے۔کچھ عرصہ خیالوں میں غرق ہو کر پھر سلامت اُبھر آنے سے جسم و جاں کو نئی توانائی ملتی ہے یادیں ڈبوتی ہیں تو کئی کلفتیں دھو بھی ڈالتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ لجنہ کراچی کو ہمیشہ دین کی بے لوث اور ثمر دار خدمت کی توفیق عطا فرماتا رہے۔آپ کی قیادت میں جس طرح سب بہنیں خلوص کے ساتھ مل جُل کر ایک جان اور ایک قالب میں ڈھل کر تعاون الی البر کا دلکش مظاہرہ کر رہی ہیں خدا کرے یہ ہمیشہ اسی طرح رہے۔اللہ تعالیٰ چشمِ حسود سے آپ کی حفاظت فرمائے اپنی رضا کی دائمی جنت آپ کو عطا کرے۔دونوں جہاں کی حسنات سے آپ کا دامن بھر دے آمین۔

سب بہنوں اور عزیزوں کو سلام۔خدا حافظ

والسلام

خاکسار

(دستخط) مرزا طاہر احمد

خاکسار جتنا بھی شکر کرے کم ہے۔اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ مضمون لکھنے کی توفیق عطا فرمائی تھی۔ بعض وجوہ کی بناء پر نام نہیں لکھا تھا۔مگر مولا کریم نے پیارے آقا کی نظروں میں تحریر نگار کا تعارف کروا دیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ یہ مکتوب ہمارے لئے ایک منفرد اعزاز ہے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔

☆............☆............☆

اورنگ زیب کی خدمات

حضرت مصلح موعودفرماتے ہیں:۔

مثال کے طور پر مَیں کہتا ہوں اورنگ زیب کو حضرت مسیح موعودمجدّ دکہا کرتے تھے اور بیسیوں دفعہ آپ نے اُسے مجدّ دکہا۔حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کا خیال تھا کہ اکبر مجدّ د ہے۔مگر حضرت مسیح موعود کے سامنے جب یہ معاملہ پیش ہوا تو آپ نے فرمایا ہم اکبر کو اچھا نہیں سمجھتے البتہ اورنگ زیب کو مجدّ د سمجھتے ہیں۔ لیکن اورنگ زیب کی شکل تاریخوں میں نہایت ہی تاریک دکھائی گئی ہے، حالانکہ تاریخی طور پر ہی اُس کی بیسیوں نیکیاں ثابت ہیں۔ اگر کہا جائے کہ اورنگ زیب اگر مجدد تھا تو اُس نے اپنی بادشاہت میں فلاں فلاں غلطیاں کیوں کیں تو یہ بے وقوفی ہے۔ وہ مجدّ دیت اِس قسم کی نہیں تھی جو مأمورین کو حاصل ہوتی ہے بلکہ عام رنگ کی مجدّ دیت تھی۔ وہ اسلام کا درد اپنے سینہ میں رکھتا تھا اور معلوم ہوتا تھا کہ اللہ تعالیٰ اُس سے اپنے دین کا خاص رنگ میں کام لے رہا ہے۔ پھر ہر مجدّ د مبعوث نہیں ہوتا اور نہ مجدد معمولی غلطیوں سے پاک ہوتا ہے۔ مبعوث مأمورین ہوتے ہیں اور وہ بھی صرف اُن غلطیوں سے پاک ہوتے ہیں جن کا دین اور شریعت اور اخلاقِ فاضلہ سے تعلق ہو۔ بشری کمزوریاں اُن میں پائی جاتی ہیں۔ حدیثوں میں جو یہ آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر مجدّ د مبعوث کیا کرے گا اِس سے کئی قسم کے مجدّ د مراد ہیں، بعض مذہبی مجدّ د ہوتے ہیں، بعض سیاسی مجدّ د ہوتے ہیں اور بعض علمی مجدّ د ہوتے ہیں۔ جو سیاسی مجدّ د ہوں وہ سیاسی لحاظ سے اسلام کو غالب کیا کرتے ہیں اور ان کی زندگیاں نیک بادشاہ کے طور پر دیکھی جاتی ہیں نہ کہ نیک پیر کے طور پر۔ اور غلطیاں نیک بادشاہ سے بھی ہوسکتی ہیں۔ غرض تاریخوں میں مسلمان بادشاہوں پر بہت سے الزامات عائد کئے گئے ہیں۔ اگر ہماری جماعت کے مصنف اِس طرف بھی توجہ کریں تو وہ سلسلہ کے لئے مفید لٹریچر مہیا کر سکتے ہیں۔

(خطابات شوریٰ جلد2 ص216)

☆☆..........☆..........☆☆

قیام پاکستان سے قبل کراچی میں موجود کتب خانوں کا احوال

کراچی میں کتب خانوں کی باقاعدہ ابتداء انگریزوں کے دور سے ہوئی۔ ابتداء میں انگریز فوجیوں کے لئے لائبریریاں قائم کی گئی تھیں، جس میں عام لوگوں کا داخلہ ممنوع تھا۔ کراچی کی سب سے پہلی عام لائبریری 4/اکتوبر 1851ء کو ''لیڈیز کلب'' کے ایک کمرے میں قائم کی گئی، جسے ''جنرل لائبریری'' کا نام دیا گیا۔ اس لائبریری کے قیام میں کمشنر سندھ مسٹر ہارٹلے فریئر نے بہت اہم کردار ادا کیا۔ اس کے لئے گورنر بمبئی نے ایک ہزار روپے کا عطیہ دیا، جبکہ کراچی کے مخیّر حضرات نے پانچ سو روپے چندہ جمع کیا۔ حکومت نے اس لائبریری کی مقبولیت دیکھتے ہوئے چھ سو روپے سالانہ فنڈ مختص کیا تھا۔ پھر کتب بینوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر اسے کسی بڑی جگہ منتقل کرنے کا فیصلہ کیا گیا، اور موجودہ فریئر ہال کی تعمیر کا آغاز ہوا۔ یہ عمارت 1865ء میں ایک لاکھ اسی ہزار روپے کی لاگت میں مکمل ہوئی۔ 31/اکتوبر 1865ء کے دن جنرل لائبریری کو لیڈیز کلب سے فریئر ہال میں منتقل کر دیا گیا۔ پھر ہارٹلے فریئر کی ہدایت پر ایک اور لائبریری ''نیٹو جنرل لائبریری'' کے قیام کے لئے 1245 روپے کے چندے سے رنچھوڑ لائنز کے علاقے میں ایک بڑی عمارت کرائے پر حاصل کی گئی، جسے نیٹو جنرل لائبریری کا نام دیا گیا۔ یہ لائبریری پچاس سال تک اس عمارت میں قائم رہی۔ کراچی کی ممتاز شخصیت غلام حسین خالق دینا نے نیٹو لائبریری کو 18 ہزار کی رقم اس شرط پر دی کہ ان کے مرنے کے بعد اس رقم سے نئی عمارت تعمیر کی جائے گی، جو ان کے نام سے منسوب ہوگی۔ چنانچہ 1905ء میں موجودہ خالق دینا ہال اینڈ لائبریری کی تعمیر کا کام شروع کیا گیا۔ 16 جون 1906ء کو اس کا افتتاح کمشنر مسٹر اے ڈی ینگ ہسبینڈ نے کیا اور نیٹو جنرل لائبریری غلام حسین خالق دینا ہال اینڈ لائبریری کہلائی جانے لگی۔

میکس ڈینسو ہال کراچی کے مشہور سماجی رہنما تھے۔ کراچی میونسپلٹی نے ان کی وفات کے بعد ان کے نام پر ڈینسو ہال تعمیر کرایا۔ اس ہال میں ایک لائبریری بھی تعمیر کی گئی تھی، جو اب ختم ہوگئی ہے۔ ریڈیو پاکستان کے سامنے ایم اے جناح روڈ پر قائم تھیوسوفیکل ہال لائبریری کراچی کے پہلے میئر اور مشہور سماجی رہنما جمشید نسروانجی مہتا کی کوششوں سے 1910ء میں قائم کی گئی۔ ان کے علاوہ مندرجہ ذیل دوسری لائبریریاں قیام پاکستان سے قبل کراچی میں قائم کی گئیں۔ ان میں گورنر سندھ آفس لائبریری، کراچی بار ایسوسی ایشن لائبریری، ڈی جے کالج لائبریری، انجمن ترقی اردو لائبریری (پاکستان چوک)، ینگ مینز مسلم ایسوسی ایشن لائبریری، ینگ مینز کرسچین ایسوسی ایشن لائبریری اور سہراب کٹرک لائبریری وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

(سنڈے ایکسپریس 25 مارچ 2007ء)

مکرم فضل الرحمٰن ناصر صاحب

میری خالہ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ

مورخہ 4 جولائی 2014ء کو ہماری خالہ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا سعید احمد بیگ صاحب مرحوم اس دار فانی سے کوچ کر گئیں۔ باہمت، نماز وروزہ کی پابند، غریب پرور اور قرآن کریم سے گہری محبت رکھنے والی خاتون تھیں۔ **باوجود نظر کی کمزوری کے قرآن کریم کی تادم آخر تلاوت کرتی رہیں۔ بہت معمولی تعلیم تھی لیکن الفضل کا نہایت باقاعدگی سے مطالعہ کرتیں۔ اکثر ان کی چارپائی پر الفضل پڑا رہتا جو وقفے وقفے سے پڑھتی رہتیں۔**

خلافت احمدیہ اور خاندان حضرت اقدس مسیح موعود کے ساتھ عشق تھا۔ ہمیں بھی کثرت سے خلفاء سے اپنے ذاتی تعلق کے واقعات سناتی۔ اور سناتے سناتے ان کی آواز وفور محبت سے بھرا جاتی۔ الفاظ کی ادائیگی مشکل ہو جاتی۔

ہماری خالہ کا اپنے خاندان کے ہر فرد چھوٹے بڑے سب سے بڑی محبت کا تعلق تھا۔ دور دور کے رشتہ داروں سے بھی تعلق قائم رکھنے کا بڑا سلیقہ تھا۔ خصوصاً واقفین زندگی سے بڑی گہری محبت تھی۔ اپنے واقف زندگی بھائی مکرم عبدالرزاق بٹ صاحب مرحوم مربی سلسلہ سے اور ان کے بچوں سے بڑی غیر معمولی محبت تھی ان کا بہت خیال رکھتیں۔ اپنے قرب وجوار میں رہنے والے طلباء جامعہ سے خاص محبت کا تعلق تھا ان کا بڑا احترام کرتیں اور ان سے دینی باتیں پوچھتی رہتیں۔

مجھے ساری عمر یہ احساس غالب رہا کہ میرے وقف کی وجہ سے میرے ساتھ اور میرے بچوں کے ساتھ انہوں نے بڑی محبت کی۔ میری اپنی والدہ کی وفات کے بعد یہ تعلق بہت زیادہ بڑھ گیا۔ خوشیوں کے مواقع پر معمر ہونے کے باوجود کسی کو ساتھ لے کر میرے گھر آتیں بچوں کے لئے کوئی نہ کوئی تحفہ ضرور دے کر جاتیں۔ اپنی وفات سے چند دن قبل میری بیٹی کی شادی پر باوجود بیمار اور کمزور ہونے کے تشریف لائیں اور بیٹی کو بہت دعائیں دیں۔

ان کی ایک بڑی خاص صفت یہ تھی کہ معذور اور غریب افراد خصوصاً معذور خواتین کا بہت خیال رکھتیں۔ ان سے ایسا تعلق رکھتیں کہ ان کو یہ محسوس ہو کہ یہ ان کی گہری سہیلی ہیں اور پھر حکمت کے ساتھ ان کی مدد کرتیں رہتیں۔

بھینسیں رکھنے کا بہت شوق تھا۔ جب تک ہمت رہی خود جانوروں کا خیال رکھا اس وجہ سے ان کے گھر میں لسی دودھ دہی بڑا وافر ہوتا۔ جس کو فراخدلی سے مفت تقسیم کرتیں اور لوگوں کی ضرورت پوری کر کے خوش ہوتیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا خاندان بڑا وسیع ہے۔ مختلف تقریبات خصوصاً بڑی عید اور عقیقہ وغیرہ کے مواقع پر خاندان کے ہر فرد کے گھر تک گوشت پہنچانے کا انتظام کرتیں بعض اوقات ایسا بھی ہوا کہ گوشت کم پڑ گیا تو بیٹوں کو کہہ کر مزید جانور ذبح کروا کر گوشت بھیجتیں۔

اپنے سب بچوں کی اچھے رنگ میں تربیت کی لیکن ناجائز لاڈ پیار نہ تھا۔ غلط بات پر ڈانٹ بھی دیتیں لیکن پھر ان کے لئے ڈھیروں دعائیں کرتیں۔ ان کی سب اولاد کو اپنی والدہ کی دعاؤں کی قبولیت پر بڑا یقین تھا۔ ان کی سب اولاد خادموں کی طرح ان کی خدمت کرتی اور والدہ کی ذرا سی ناراضگی پر بے چین ہو جاتی۔ اللہ تعالیٰ سب اولاد کو اپنی والدہ کی خدمت کی جزا عطا کرے اور ہماری خالہ کو اللہ تعالیٰ اپنے قرب کی جنتوں میں داخل کرے۔ آمین

بقیہ از صفحہ 2۔ خطبات امام

ہوتی ہے... صرف ماننے سے اللہ تعالیٰ خوش نہیں ہوتا جب تک عمل اچھے نہ ہوں۔ کوشش کرو کہ جب اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہو تو نیک بنو متقی بنو ہر ایک بدی سے بچو یہ وقت دعاؤں سے گزارو۔ رات اور دن تضرع میں لگے رہو جب ابتلاء کا وقت ہوتا ہے تو خدا تعالیٰ کا غضب بھی بھڑکا ہوا ہوتا ہے۔ ایسے وقت میں دعا، تضرع، صدقہ و خیرات کرو، زبان کو نرم رکھو، استغفار کو اپنا معمول بناؤ، نمازوں میں دعائیں کرو... نرا ماننا انسان کے کام نہیں آتا اگر انسان مان کر پھر اسے پس پشت ڈال دے تو اسے فائدہ نہیں ہوتا پھر اس کے بعد یہ شکایت کرنی کہ بیعت سے فائدہ نہیں ہوا بے سود ہے۔ خدا تعالیٰ صرف قول سے راضی نہیں ہوتا''۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 576)

آپ نے مزید فرمایا کہ ''سمجھ لو کہ جب تک تم میں عمل صالح نہ ہو صرف ماننا فائدہ نہیں کرتا۔ ایک طبیب نسخہ لکھ کر دیتا ہے تو اس سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ جو کچھ اس میں لکھا ہے وہ لے کر اسے پیوے اگر وہ ان دواؤں کو استعمال نہ کرے اور نسخہ لے کر رکھ چھوڑے تو اسے کیا فائدہ ہوگا۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 577)

س: جمعہ کے بعد حضور انور نے کس مخلص احمدی کی نماز جنازہ پڑھائی؟

ج: مکرم رشید احمد خان صاحب ابن مکرم اقبال محمد خان صاحب آف لندن جو 16/ستمبر کو 91 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔

ناریل کے پانی کے فوائد

پچھلے چند برسوں میں ناریل پانی کو بطور قدرتی انرجی ڈرنک یا سپورٹس ڈرنک مارکیٹ میں متعارف کرایا گیا ہے۔ ناریل کو جب تک توڑا نہ جائے اس کا پانی جراثیم سے پاک ہوتا ہے۔ ایک ناریل میں تقریباً 200-1000 ملی لیٹر تک پانی ہوسکتا ہے جو کہ ناریل کے سائز اور قسم پر منحصر ہے۔ اسے تخمیر کر کے ناریل سرکہ بھی بنایا جاتا ہے۔ معمولی سا دکھائی دینے والا ناریل پانی اپنے اندر بہت سے طبی فوائد رکھتا ہے۔

☆ گرمی کے موسم میں ناریل پانی ایک بہترین قدرتی مشروب ہے کیونکہ یہ قدرتی شوگر، الیکٹرو ولائٹس (سوڈیم اور پوٹاشیم) اور دوسرے نمکیات سے بھرپور ہے جو گرمی کی شدت کو کم کر کے جسم میں پانی اور نمکیات کی کمی پوری کرتے ہیں۔

☆ ایک تحقیق کے مطابق ناریل پانی میں موجود Cytokinins میں عمر رسیدگی کو روکنے والی (Anti aging) دافع کینسر، دافع تھرموبوٹک (Anti thrombotic) اثرات پائے جاتے ہیں۔

☆ بی وٹامنز بھی اس میں پائے جاتے ہیں۔

☆ اس کا استعمال نظام ہضم کو بہتر بناتا ہے۔

☆ قوت مدافعت کو بڑھاتا ہے۔

☆ میٹابولزم کو تیز کرتا ہے۔

☆ سست دوران خون کو تیز کرتا ہے۔

☆ فالج (Stroke) اور ہارٹ اٹیک سے محفوظ رکھتا ہے۔

کولیسٹرول لیول پر بھی مثبت اثرات مرتب کرتا ہے۔

☆ یہ بچوں اور حاملہ خواتین کیلئے بھی مفید ہے۔

☆ وزن کم کرتا ہے۔ یہ بطور دبلا کرنے والی پروڈکٹ بھی فروخت ہوتا ہے۔

☆ ناریل پانی میں اورنج جوس کے مقابلے میں کم کیلوریز ہوتی ہیں۔

☆ قدرتی پیشاب آور ہے۔

☆ جسمانی کام یا ورزش کے بعد اس کا استعمال تھکن اور سستی کو دور کرتا ہے۔

☆ ذیابیطس کو کنٹرول کرنے میں مدد دیتا ہے۔

☆ اسے اسہال (ڈائریا) کے مریضوں کو پانی کی کمی پورا کرنے کے لئے دیا جاتا ہے۔ ORS کے مقابلے میں اس میں امینو ایسڈز، انزائمز، شوگر دوسرے نمکیات بھی موجود ہیں لیکن اس میں سوڈیم اور کلورائیڈ کم ہیں لیکن سوفٹ ڈرنکس کے مقابلے میں اس کا استعمال بہت بہتر ہے۔

☆ گردوں پر بھی مثبت اثرات ڈالتا ہے۔ فلپائن کے ایک ہسپتال میں گردے کے ایک مریض کے بذریعہ مشین گردوں کی صفائی (Dialysis) کے عمل کو مؤخر کرنا پڑا جو باقاعدگی سے روزانہ ناریل پانی پی رہا تھا۔

(روزنامہ ایکسپریس 9 ستمبر 2014ء)

ملٹھی۔ ذائقہ بخش مصالحہ اور دوا

ملٹھی ایک مقبول ذائقہ بخش مصالحہ اور دوا ہے۔ اس کا پودا سیدھا لمبا 1.5 میٹر تک اونچا ہوتا ہے۔ اس کا پودا خودرو بھی ہوتا ہے اور اُسے جنوبی یورپ شام، عراق، ترکی یونان اور روس میں کاشت بھی کرتے ہیں۔ پاکستان کے شمال مغربی سرحدی صوبہ میں یہ خودرو ہوتا ہے۔

ملٹھی معدے میں درد، بے چینی اور تیزابی مادوں سے پیدا ہونے والی دیگر علامات دور کرنے کی عمدہ دوا ہے۔ ملٹھی میں دافع السر خوبی پائی جاتی ہے۔ یو۔ ایس ڈیپارٹمنٹ آف ایگریکلچر کے ماہر نباتات ڈاکٹر جیمز ڈیوک کا کہنا ہے کہ ملٹھی معدے کے السر میں مفید ہے۔ اس کی جڑیں اینٹی السر خواص رکھتی ہیں۔

ملٹھی کا ایک ٹکڑا چبانے یا چوسنے سے گلے کی خراش دور ہو جاتی ہے ملٹھی خشک کھانسی کے علاج میں بھی مفید ہے، تھوڑی سی ملٹھی پانی میں ابال کر چھان لیں۔ اس جوشاندہ کا ایک چائے کا چمچہ اسی مقدار میں شہد کے ساتھ دن میں تین بار لینے سے خشک کھانسی رفع ہو جاتی ہے۔

پٹھوں کے درد کے تدارک میں اسے خاص طور پر مؤثر پایا گیا ہے۔ اس کا خساندہ تیار کرنے کے لئے ملٹھی کی جڑیں رات بھر پانی میں بھگو رکھیں اور اس کے بعد مریض کو دیں۔

منہ کی سوزش دور کرنے کے لئے ملٹھی کے پودے کی خشک ٹہنیاں پانی میں بھگو کر چند گھنٹوں کے بعد اس پانی سے غرارے کرنا مددگار رہتا ہے۔ ملٹھی کا سفوف مکھن یا گھی اور شہد میں ملا کر کٹی ہوئی یا جلی ہوئی جلد پر لگانا اچھے نتائج دیتا ہے۔

دنیا کا بلند ترین پرچم

سعودی عرب میں دنیا کا سب سے بلند ترین وسیع وعریض اور جدید ترین پرچم لہرا دیا گیا ہے۔ سعودی عرب کے قومی دن کے موقع پر عبداللطیف جمیل نامی ایک شہری کی کاوش سے تیار کردہ پرچم کو سعودی عرب کے 84 ویں قومی دن کے موقع پر قوم کے نام ہدیہ کیا گیا۔

اس بلند ترین پرچم کو 170 میٹر اونچے فلیگ پول پر جدہ میں شاہراہ اندلس کے کنارے واقع خادم الحرمین الشریفین گراؤنڈ میں لہرایا گیا ہے جس کی لمبائی 49.5 میٹر اور چوڑائی 33 میٹر ہے جس میں مجموعی طور پر 1635 مربع میٹر کپڑا استعمال کیا گیا ہے جبکہ پرچم کا وزن 750 کلوگرام ہے۔

26000 مربع میٹر کے رقبے پر محیط خادم الحرمین الشریفین گراؤنڈ میں لہرائے گئے سعودی قومی پرچم پر کھجور اور دو تلواروں کا نشان دور سے دکھائی دیتا ہے۔

بھاری بھرکم جھنڈے کو تھامنے کے لئے جدید آلات سے آراستہ 500 ٹن لوہے سے ایک بڑا پول تیار کیا گیا ہے جس پر چڑھنے کے لئے اس کے ساتھ ایک سیڑھی بھی بنائی گئی۔ پرچم کو ریموٹ کنٹرول کی مدد سے گردش دینے، ہوا کے رخ پر موڑنے، نمی کا تناسب معلوم کرنے، شدید بارش کے منفی اثرات سے بچانے، پول کی چوٹی پر ہوائی جہازوں کی راہنمائی کے لئے وارننگ لائٹ، تیز ہوا سے اور آتش زدگی سے حفاظت کا بھی انتظام موجود ہے۔

(روزنامہ پاکستان 21 ستمبر 2014ء)

ربوہ میں طلوع وغروب 25۔اکتوبر

طلوع فجر	4:56
طلوع آفتاب	6:16
زوال آفتاب	11:53
غروب آفتاب	5:28

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

25۔اکتوبر 2014ء

6:10 am	بیت الامن کا افتتاح
7:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 24۔اکتوبر 2014ء
8:20 am	راہ ہدیٰ
9:55 am	لقاء مع العرب
12:05 pm	حضور انور کا خدام الاحمدیہ یوکے کے اجتماع سے خطاب 5۔اکتوبر 2008ء
1:50 pm	سوال وجواب
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 24۔اکتوبر 2014ء
6:00 pm	انتخاب سخن Live
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live
11:25 pm	حضور انور کا خدام الاحمدیہ یوکے سے خطاب

26۔اکتوبر 2014ء

6:25 am	حضور انور کا خدام الاحمدیہ یوکے سے خطاب
7:55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 17۔اکتوبر 2014ء
9:55 am	لقاء مع العرب
11:45 am	گلشن وقف نو ناصرات الاحمدیہ کلاس 27 جنوری 2013ء
2:10 pm	سوال وجواب
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 24۔اکتوبر 2014ء
8:15 pm	گلشن وقف نو
11:30 pm	گلشن وقف نو ناصرات الاحمدیہ کلاس

مغل سروس سٹیشن
ایک عدد سروس اسٹیشن جس پر، کار، موٹر سائیکل ٹریکٹر، ٹرک سروس کرنے کا انتظام ہے۔
میٹھا پانی ہے جو کہ ٹھیکہ پر دینا ہے
خواہشمند حضرات رابطہ کریں۔
047-6213398-03327064844

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

ضرورت خادمہ
ایک مریضہ کی دیکھ بھال کیلئے ایک خاتون خادمہ کی ضرورت ہے جو کھانا پکا سکتی ہو۔
عمر 20 سے 45 سال ہو۔
رہائش اور خوراک کی سہولت اور معقول تنخواہ دی جائے گی
میاں نعیم اختر تبسم صاحب ایڈووکیٹ
2/12 دار العلوم غربی سلام ربوہ: 0300-4237640

ایک نام مغل بینکویٹ ہال
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام نیز کیٹرنگ کی سہولت میسر ہے
فون: 0336-8724962

FR-10

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
انٹرنیشنل موٹرز لاہور
تمام جاپانی گاڑیوں کے پرزہ جات دستیاب ہیں